زندگی کی حقیقت — ایک اور زاویہ

جناب محمد عارف صاحب - صدر راولپنڈی کینٹ

زندگی کی حقیقت کیا ہے؟ اس بارے میں سینکڑوں برس سے انسان متجسس رہا ہے۔ اب تک زندگی کے بارے میں بے شمار نظریات پیش کیے جا چکے ہیں مگر کوئی ایک نظریہ بھی اس بات کا مکمل اور تشفی بخش جواب نہیں دے سکا کہ زندگی کیا ہے اور اس کا ماخذ کیا ہے؟ دورِ جدید کے ماہرین حیات دوسرے تحقیقی میدانوں سے کہیں زیادہ اپنی توجہ زندگی کی ارتقائی ابتدا کا کھوج لگانے میں مصروف ہیں اور یہ توقع رکھتے ہیں کہ اگر کسی طرح یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کون سے حالات تھے جن میں مختلف کیمیائی عناصر مل کر زندگی کی ابتدائی ہیئت بنانے میں ممد ثابت ہوئے تو زندگی کی حقیقت کے بارے میں بہت سے سوالات کا تشفی بخش جواب مل جائے گا۔ مگر یہ تحقیق بھی ایک صدی سے زائد مدت گزر جانے کے باوجود ابھی تک قیاس و تخمین کے مراحل میں ہے۔ دراصل اس طرزِ تحقیق کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ اس قدیم ابتدائی حیاتیاتی دور کے آثار (REMAINS) کی معدومی اور ناممکن الحصول بنی ہوتی ہے۔ اس لیے مستقبل میں بھی اس راہ تحقیق میں نمایاں کامیابی کے امکانات بہت کم ہیں۔

ماہرین حیات جب بھی زندگی کا تذکرہ کرتے ہیں وہ ہمیشہ مادے (METTER) کو پیش نظر رکھتے ہیں جو محسوس اثرات (EFFECTS) رکھتا ہے اس لیے وہ اپنی تحقیق کے لیے تمام تر انحصار مختلف کیمیائی عناصر، خاص طور پر نامیاتی (ORGANIC) عناصر و مرکبات اور ان کے باہمی تعامل پر رکھتے ہیں۔ اور اس طرح صرف نامیاتی مادی تراکیب

(ORGANIC SYNTHESIS) ہی میں زندگی کا وجود تلاش کر رہے ہیں۔ لیکن اب تک کی تمام تحقیقات کو اگر ملا کر دیکھا جائے تو یہ واضح طور پر نظر آسکتا ہے کہ انسان زندگی کی حقیقت کے علم کے بارے میں ابھی تک اپنے ابتدائی مقام پر کھڑا ہے۔

بہ یک لحاظ طرزِ تحقیق چونکہ ابھی تک کوئی مثبت اور ٹھوس نتائج برآمد نہیں کر سکا ہے، لہٰذا کوئی مبری رائے میں سائنس دانوں کو اب اس رائے پر بھی غور شروع کرنا چاہیے کہ زندگی صرف مادّی اجزاء کی باہمی مخصوص ترکیب ہی کا نام نہیں ہے بلکہ زیادہ مناسب نظریہ یہ ہو سکتا ہے کہ مادّی زندگی دراصل زندگی (LIFE) کی بہت سی اقسام میں سے صرف ایک قسم ہے۔ قرآن مجید کا مطالعہ ہمیں بتاتا ہے کہ زندگی نہ صرف مادّی شکل میں موجود ہے بلکہ توانائی (ENERGY) کی شکل میں بھی پائی جاتی ہے۔ فرشتے (ANGELS) اور جن (JINNS) دو[۲] اہم اور معروف زندہ مخلوقات (LIVING CREATURES) ہیں۔ فرشتوں کی پیدائش توانائی کی ایک قسم روشنی (LIGHT) سے کی گئی ہے اور جنّوں کی تخلیق توانائی کی ایک اور قسم حرارت (HEAT) سے کی گئی ہے۔

اگرچہ ان غیر مادّی مخلوقات کی زندگی کے بارے میں ہمیں قرآن یا کسی دوسری آسمانی کتاب سے کوئی اور تفصیلی بیان نہیں ملتا مگر یہ تصدیق ضرور ہو جاتی ہے کہ زندگی صرف کیمیائی اجزاء کی مخصوص ترکیب کا مظہر نہیں ہے بلکہ زندگی خالص غیر مادّی اور غیر کیمیائی شکل میں بھی پائی جاتی ہے۔ اگرچہ موجودہ دور میں ہم مادّے کی مختلف حالتوں، تراکیب اور باہمی تبدیلیوں کے بارے میں کافی معلومات رکھتے ہیں مگر توانائی کی مختلف اقسام اور خاص طور پر ان کی ماہیت اور ان کے اجزائے ترکیبی کے باہمی تعامل کے بارے میں ہمارا علم ابھی بہت ناقص ہے۔ اس لیے زندگی کی توانائی اقسام (ENERGY FORMS) کے بارے میں ہم فی الحال کوئی علمی رائے قائم نہیں کر سکتے۔ البتہ چند نکات واضح ہیں:

آئن سٹائن کے نظریہ اضافیت کے مطابق کوئی مادّی جسم روشنی کی رفتار کے برابر یا زیادہ رفتار سے حرکت نہیں کر سکتا۔ جب کہ ہم دیکھتے ہیں، اور قرآن سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ جن یا فرشتے لاکھوں کروڑوں میل کا سفر پلک جھپکنے سے بھی کم وقت میں طے کر لیتے ہیں۔

اِس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے اجسام مادّی اجزاء (MATERIAL PARTICLES) سے مل کر بنے ہوئے ہیں جو مندرجہ بالا قانون کے تحت، جس کے سائنسی اور تجرباتی ثبوت موجود ہیں، ایک معینہ حد سے زیادہ رفتار سے حرکت نہیں کر سکتے، اس کے مقابلے میں غیر مادی مخلوق کے اجسام (جیسے کچھ وہ ہیں) توانائی اجزاء (ENERGY QUANTA) سے مل کر بنے ہوتے ہیں اور چونکہ توانائی کے اجزاء روشنی کی رفتار سے حرکت کر سکتے ہیں لہٰذا یہ اجسام بھی اُسی رفتار سے حرکت کرنے کے قابل ہیں لیکن آئن سٹائین ہی کے نظریہ کے مطابق توانائی کے اجزاء صرف روشنی کی رفتار سے حرکت کر سکتے ہیں اِس سے کم یا زیادہ نہیں۔ جب فرشتوں کا زمین اور آسمان کے درمیان انتہائی طویل سفر لمحوں میں طے کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ روشنی کی رفتار سے کہیں زیادہ رفتار سے سفر کر سکتے ہیں، یہ کس طرح ممکن ہے؟

اِس کا جواب بھی دیا جا سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جدید نظریاتی تحقیقات کی رُو سے اس کائنات معلومہ میں رفتار کے لحاظ سے تین اقسام کے اجزا پائے جاتے ہیں۔ ایک[1] قسم کے اجزاء (PARTICLES) وہ ہیں جنہیں ہم مادّی کہتے ہیں اور وہ صرف روشنی کی رفتار سے کم رفتار پر حرکت کر سکتے ہیں۔ اُنہیں سائنسی اصطلاح میں (TARDYONS) یا (INFRA-LUMINAL PARTICLES) کہتے ہیں۔ ان سے ہمارے مادّی بدن بنے ہوئے ہیں۔

دوسری[2] قسم کے اجزاء وہ ہیں جنہیں ہم (LUXONS) یا (LUMINAL-PARTICLES) یا (LUMINAL QUANTA) کہتے ہیں۔ یہ صرف روشنی کی رفتار سے حرکت کر سکتے ہیں۔ نہ اس سے کم نہ زیادہ۔ مثلاً روشنی کے اجزاء (LIGHT QUANTA) یا تابکاری شعاعیں (مثلاً GAMMA RAYS)۔

تیسری[3] قسم کے وہ اجزا ہیں جن کا وجود اگرچہ ابھی تک تجرباتی طور پر تو ثابت نہیں کیا جا سکا، البتہ نظریاتی طور پر اُن کے وجود کے ٹھوس امکانات موجود ہیں۔ انہیں (TACHYONS) یا (SUPRA-LUMINAL QUANTA) کہتے ہیں۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ روشنی کی رفتار سے زیادہ کسی بھی بڑی سے بڑی رفتار سے سفر کر سکتے ہیں۔ اور یہ بھی توانائی کی ایک نہایت مہین (FINE) قسم سے تعلق رکھتا ہے جس کے بارے میں سائنسی علم تقریباً

نہ ہونے کے برابر ہے ۔ میرے خیال کے مطابق فرشتے (اور غالباً جنوں) کے اجسام اسی تیسری قسم کے اجزا سے مرکب ہو سکتے ہیں ۔ ایک اور تحقیق کے مطابق اجزا کی یہ تینوں اقسام (کم از کم نظریاتی طور پر) ایک دوسرے میں تبدیل ہو سکتی ہیں ۔ اس سے اس بات کی تصدیق ہو سکتی ہے کہ فرشتے اور جن بعض حالات میں انسانی روپ میں ظاہر ہوتے رہے ہیں ۔ (جیسا کہ قرآن میں مذکور ہے) ۔ البتہ ان خطوط پر سوچنے سے یہ نہایت اہم اور تحقیق طلب بات سامنے آتی ہے کہ ان غیر مادی مخلوقات میں شعور (CONSCIOUSNESS) کا منبع (ORIGIN) کیا ہے ؟ کیوں کہ ہمارے مادی اجسام میں اس کا منبع دماغ (BRAIN) تصور کیا جاتا ہے ۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ شعور ہماری طرح کے مادی دماغ کا محتاج نہیں کیونکہ غیر مادی مخلوق ہماری طرح کا دماغ نہ رکھنے کے باوجود شعور سے بہرہ ور اور عقل و فہم اور قوتِ فیصلہ سے لیس ہوتا ہے ۔

میرے خیال میں جدید ماہرین حیات کو ان نکات کو ابھی سے پیش نظر رکھنا ہو گا ۔ کیوں کہ سائنسی ترقی کے ساتھ ساتھ جوں جوں توانائی کے بارے میں ہماری معلومات میں اضافہ ہوتا جائے گا ہم اس کے ساتھ ساتھ اس کے زیادہ اہل ہوتے جائیں گے کہ زندگی کے غیر مادی یا توانائی اقسام کے بارے میں بہتر سے بہتر علمی آرا قائم کر سکیں ۔

خطوطِ مودودیؒ — رفیع الدین ہاشمی سلیم منصور — ۲۵/- روپے
مولانا مودودی کے معاشی تصورات — محمد اکرم خان — ۱۸/- "
فقہ الزکاۃ — یوسف القرضاوی مکمل سیٹ — ۱۱۰/- "
البدر پبلی کیشنز - اردو بازار ، لاہور